

## خطبہ (۱۶۳)

جس میں مورط کی عجیب و غریب آفرینش کا تذکرہ فرمایا ہے۔ قدرت نے ہر قسم کی مخلوق کو وہ جاندار ہو یا بے جان، ساکن ہو یا متحرک عجیب و غریب آفرینش کا جامہ پہنا کر ایجاد کیا ہے اور اپنی لطیف صنعت اور عظیم قدرت پر ایسی واضح نشانیاں شاہد بنا کر قائم کی ہیں کہ جن کے سامنے عقلیں اس کی ہستی کا اعتراف اور اس کی (فرمانبرداری) کا اقرار کرتے ہوئے سراطاعت خم کر چکی ہیں اور اس کی یکتائی پر یہی عقل کی تسلیم کی ہوئی اور (اس کے خالق بے مثال ہونے پر) مختلف شکل و صورت کے پرندوں کی آفرینش سے ابھری ہوئی دلیلیں ہمارے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ وہ پرندے جن کو اس نے زمین کے گڑھوں، دروں کے شگافوں اور مضبوط پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسایا ہے، جو مختلف طرح کے پر و بال اور جداگانہ شکل و صورت والے ہیں۔ جنہیں تسلط (الہی) کی باگ ڈور میں گھمایا پھرایا جاتا ہے اور جو کشادہ ہوا کی وسعتوں اور کھلی فضاؤں میں پروں کو پھڑ پھڑاتے ہیں۔ انہیں جبکہ یہ موجود نہ تھے عجیب و غریب ظاہری صورتوں سے (آراستہ کر کے) پیدا کیا اور (گوشت و پوست میں) ڈھکے ہوئے جوڑوں کے سروں سے ان کے (جسموں کی) ساخت قائم کی۔

ان میں سے بعض وہ ہیں جنہیں ان کے جسموں کے بوجھل ہونے کی وجہ سے فضا میں بلند ہو کر تیز پروازی سے روک دیا ہے اور انہیں ایسا بنایا ہے کہ وہ زمین سے کچھ تھوڑے ہی اونچے ہو کر پرواز کر سکیں۔ اس نے اپنی لطیف قدرت اور باریک صنعت سے ان قسم قسم کے پرندوں کو (مختلف) رنگوں سے ترتیب دیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے

## (۱۶۳) وَمِنْ خُلُقَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَذْكُرُ فِيهَا عَجِيبَ خَلْقَةِ الطَّوَائِفِ  
اِبْتَدَاهُمْ خَلْقًا عَجِيبًا مِنْ حَيَوَانٍ  
وَ مَوَاتٍ، وَ سَاكِنٍ وَ ذِي حَرَكَاتٍ،  
وَ اَقَامَ مِنْ شَوَاهِدِ الْبَيِّنَاتِ عَلَى  
لَطِيفِ صَنَعَتِهِ، وَ عَظِيمِ قُدْرَتِهِ، مَا  
اِنْقَادَتْ لَهُ الْعُقُولُ مُعْتَرِفَةً بِهِ،  
وَ مُسَلِّمَةً لَّهُ، وَ نَعَقَتْ فِي اَسْمَاعِنَا  
دَلَالِيْلُهُ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهِ، وَ مَا ذَرَأَ مِنْ  
مُخْتَلِفِ صُوَرِ الْاَطْيَارِ الَّتِي اَسْكَنَهَا  
اَحَادِيدَ الْاَرْضِ، وَ حُرُوقَ فِجَاجِهَا، وَ  
رَوَاسِي اَعْلَامِهَا، مِنْ ذَاتِ اَجْنَحَةٍ مُخْتَلِفَةٍ،  
وَ هَيْئَاتٍ مُتَبَايِنَةٍ، مُصَرَّفَةٍ فِي زَمَانٍ  
التَّسْخِيرِ، وَ مُرْفَرَفَةٍ بِاَجْنِحَتِهَا فِي مَحَارِقِ  
الْجَوِّ الْمُنْفَسِحِ وَ الْفَضَاءِ الْمُنْفَرِجِ.  
كَوْنَهَا بَعْدَ اِذْ لَمْ تَكُنْ فِي عَجَائِبِ صُوَرِ  
ظَاهِرَةٍ، وَ رَكِبَهَا فِي حِقَاقِ مَفَاصِلِ  
مُحْتَجِبَةٍ.

وَ مَنَعَ بَعْضَهَا بِعِبَالَةِ خَلْقِهِ  
اَنْ يَّسْمُوَ فِي الْهَوَاءِ حُفُوْفًا،  
وَ جَعَلَهُ يَدِيْفُ دَفِيْفًا،  
وَ نَسَقَهَا عَلَى اِخْتِلَافِهَا فِي  
الْاَصَابِيْعِ بِلَطِيفِ قُدْرَتِهِ،

بعض ایسے ہیں جو ایک ہی رنگ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ یوں کہ جس رنگ میں انہیں ڈبویا گیا ہے اس کے علاوہ کسی اور رنگ کی ان میں آمیزش نہیں کی گئی اور بعض اس طرح رنگ میں ڈبوائے گئے ہیں کہ جس رنگ کا طوق انہیں پہنا دیا گیا ہے وہ اس رنگ سے نہیں ملتا جس سے خود رنگین ہیں۔

ان سب پرندوں سے زائد عجیب الخلقیت مور ہے کہ (اللہ نے) جس کے (اعضاء کو) موزونیت کے محکم ترین سانچے میں ڈھالا ہے اور اس کے رنگوں کو ایک حسین ترتیب سے مرتب کیا ہے۔ یہ (حسن و توازن) ایسے پروں سے ہے کہ جن کی جڑوں کو (ایک دوسرے سے) جوڑ دیا ہے اور ایسی دُم سے ہے جو دور تک کھینچتی چلی جاتی ہے۔ جب وہ اپنی مادہ کی طرف بڑھتا ہے تو اپنی لپٹی ہوئی دُم کو پھیلا دیتا ہے اور اسے اس طرح اونچا لے جاتا ہے کہ وہ اس کے سر پر سایہ افکن ہو کر پھیل جاتی ہے۔ گویا وہ (مقام) دارین کی اس کشتی کا بادبان ہے جسے اس کا ملاح ادھر ادھر موڑ رہا ہو، وہ اس کے رنگوں پر اترتا ہے اور اس کی جنبشوں کے ساتھ جھومنے لگتا ہے اور مرغوں کی طرح جھنکتی کھاتا ہے اور (اپنی مادہ کو) حاملہ کرنے کیلئے جوش و ہيجان میں بھرے ہوئے نروں کی طرح جوڑ کھاتا ہے۔

میں اس (بیان) کیلئے مشاہدہ کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اس شخص کی طرح نہیں کہتا جو کسی کمزور سند کا حوالہ دے رہا ہو۔ گمان کرنے والوں کا یہ صرف وہم و گمان ہے کہ وہ اپنے گوشہ ہائے چشم کے بہائے ہوئے اس آنسو سے اپنی مادہ کو انڈوں پر لاتا ہے کہ جو اس کی پلکوں کے دونوں کناروں میں آکر ٹھہر جاتا ہے اور مورنی اسے پی لیتی ہے اور پھر وہ انڈے دینے لگتی ہے اور اس پھوٹ کر نکلنے والے آنسو

وَ دَقِيقِ صَنَعَتِهِ، فَمِنْهَا مَغْمُوسٌ  
فِي قَالِبِ لَوْنٍ لَا يَشْوِبُهُ غَيْرُ  
لَوْنٍ مَا غُمِسَ فِيهِ، وَ مِنْهَا مَغْمُوسٌ  
فِي لَوْنٍ صَبِغٍ قَدْ طَوَّقَ بِخِلَافِ  
مَا صَبِغَ بِهِ.

وَ مِنْ أَعَجِبَهَا خَلْقًا الطَّوَّاسُ،  
الَّذِي أَقَامَهُ فِي أَحْكَمِ تَعْدِيلٍ،  
وَ نَصَّدَ أَلْوَانَهُ فِي أَحْسَنِ تَنْضِيدٍ،  
بِجَنَاحٍ أَشْرَجَ قَصَبَهُ، وَ ذَنْبٍ  
أَطَالَ مَسْحَبَهُ. إِذَا دَرَجَ إِلَى  
الْأُنْثَى نَشَرَهُ مِنْ طَبِّهِ، وَ سَمَّا  
بِهِ مُطَلًّا عَلَى رَأْسِهِ، كَأَنَّهُ قِلْعُ  
دَارِيٍّ عَنَجَبَهُ نُوتِيَّةً، يَخْتَالُ  
بِأَلْوَانِهِ، وَ يَبْيَسُ بِزَيْفَانِهِ،  
يُفْضِي كَافِضَاءِ الدِّيَكَةِ،  
وَ يُوَزُّ بِمِلَاقِحَةٍ أَرَّ الْفُحُولِ الْمُغْتَلِمَةِ  
لِلضَّرَابِ.

أُحِينُكَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى مُعَايِنَتِهِ،  
لَا كَمَنْ يُحِينُ عَلَى ضَعِيفِ إِسْنَادِهِ،  
وَ لَوْ كَانَ كَزَعْمِ مَنْ يَزْعُمُ  
أَنَّهُ يُلْقِحُ بِدَمْعَةٍ تَسْفَحُهَا  
مَدَامِعُهُ، فَتَقِفُ فِي صَفْتِي جُفُونِهِ،  
وَ أَنَّ أَنْثَاهُ تَطْعَمُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَبْيِضُ

کے علاوہ یوں نر اُس سے جفتی نہیں کھاتا۔ اگر ایسا ہوتا بھی (ان کے خیال کے مطابق) کوئے کے اپنی مادہ کو (پوٹے سے دان پانی) بھرا کر انڈوں پر لانے سے زیادہ تعجب خیز نہیں ہے۔

(تم اگر بغور دیکھو گے) تو اس کے پروں کی درمیانی تیلیوں کو چاندی کی سلائیاں تصور کرو گے اور ان پر جو عجیب و غریب ہالے بنے ہوئے ہیں اور سورج (کی شعاعوں) کے مانند (جو پرو بال) اُگے ہوئے ہیں (انہیں زردی میں) خالص سونا اور (سبزی میں) زمر کے ٹکڑے خیال کرو گے۔ اگر تم اسے زمین کی اُگائی ہوئی چیزوں سے تشبیہ دو گے تو یہ کہو گے کہ وہ ہر موسم بہار کے چنے ہوئے شگوفوں کا گلدستہ ہے اور اگر کپڑوں سے تشبیہ دو گے تو وہ منقش حُلّوں یا خوشنما یعنی چادروں کے مانند ہے اور اگر زیورات سے تشبیہ دو گے تو وہ رنگ برنگ کے ان گینوں کی طرح ہے جو مرصع بجواہر چاندی میں دائروں کی صورت میں پھیلا دیئے گئے ہوں۔

وہ اس طرح چلتا ہے جس طرح کوئی ہشاش بشاش اور متکبر مخورام ہوتا ہے اور اپنی دم اور پروں کو غور سے دیکھتا ہے تو اپنے پیرا ہن کے حسن و جمال اور اپنے گلو بند کی رنگتوں کی وجہ سے تہقیر لگا کر ہنستا ہے، مگر جب اپنے پیروں پر نظر ڈالتا ہے تو اس طرح اونچی آواز سے روتا ہے کہ گویا اپنی فریاد کو ظاہر کر رہا ہے اور اپنے سچے درد (دل) کی گواہی دے رہا ہے۔ کیونکہ اس کے پیر خاستری رنگ کے دو غلے مرغوں کے پیروں کی طرح باریک اور پتلے ہوتے ہیں اور اس کی پنڈلی کے کنارے پر ایک باریک سا کاشا نما مایاں ہوتا ہے۔

اور اس کی (گردن پر) ایال کی جگہ سبز رنگ کے منقش پروں کا گچھا ہوتا ہے اور گردن کا پھیلاؤ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے صراحی (کی

لَا مِنْ لِقَاحِ فَحْلٍ سِوَى الدَّمْعِ  
الْمُنْبَجِسِ، لَمَّا كَانَ ذَلِكَ بِأَعَجَبٍ مِنْ  
مُطَاعِمَةِ الْعُرَابِ!.

تَخَالَ قَصَبَهُ مَدَارِي مِنْ فَضَّةٍ،  
وَمَا أُنْبِتَ عَلَيْهَا مِنْ عَجِيبٍ دَارَاتِهِ،  
وَشُمُوسِهِ خَالِصَ الْعَقِيَانِ،  
وَفَلَدَ الرَّبْرِجِدِ. فَإِنْ شَبَّهْتَهُ  
بِمَا أُنْبِتَتِ الْأَرْضُ قُلْتَ: جَنِيٌّ  
جَنِيٌّ مِنْ زَهْرَةٍ كُلِّ رَبِيعٍ، وَإِنْ  
ضَاهَيْتَهُ بِالْمَلَابِسِ فَهُوَ كَمَوْشِيِّ الْحَلَلِ أَوْ  
كَمُونِقِ عَصَبِ الْبَيْسِنِ، وَإِنْ شَاكَلْتَهُ بِالْحُلِيِّ  
فَهُوَ كَفُصُوصِ ذَاتِ الْوَانِ، قَدْ نَطَقَتْ  
بِاللُّجَيْنِ الْمَكَلِّ.

يَنْشِي مَشَى الْمَرِحِ الْمُخْتَالِ،  
وَيَنْتَصِفُ ذَنْبَهُ وَجَنَاحَيْهُ،  
فَيُقَهِّقُهُ ضَاحِكًا لِحِمَالِ سِرْبَالِهِ،  
وَ أَصَابِيغِ وَشَاحِهِ، فَإِذَا رَمَى بِبَصَرِهِ إِلَى  
قَوَائِمِهِ زَقَا مُعَوَّلًا بِصَوْتِ يِكَادُ  
يُبِينُ عَنِ اسْتِعَاثَتِهِ، وَ يَشْهَدُ بِصَادِقِ  
تَوَجُّعِهِ، لِأَنَّ قَوَائِمَهُ حُسُشٌ كَقَوَائِمِ  
الدِّيَكَةِ الْخِلَاسِيَّةِ.

وَقَدْ نَجَمَتْ مِنْ طُنْبُوبِ سَاقِهِ صَيِّبِيَّةٌ  
حَفِيَّةٌ، وَ لَهُ فِي مَوْضِعِ الْعُرْفِ قُنُزَعَةٌ

گردن) اور اس کے گڑنے کی جگہ سے لے کر وہاں تک کا حصہ کہ جہاں اس کا پیٹ ہے یعنی وسمہ کے رنگ کی طرح (گہرا سبز) ہے یا اس ریشم کی طرح ہے جو صیقل کئے ہوئے آئینہ پر پہنایا گیا ہو، گویا کہ وہ سیاہ رنگ کی اوڑھنی میں لپٹا ہوا ہے، لیکن اس کی آب و تاب کی فراوانی اور چمک دمک کی بہتات سے ایسا لگتا ہوتا ہے کہ اس میں تروتازہ سبزی کی (الگ سے) آمیزش کر دی گئی ہے۔ اس کے کانوں کے شکاف سے مٹی ہوئی بابونہ کے پھولوں جیسی ایک سفید چمکیلی لکیر ہوتی ہے۔ جو قلم کی باریک نوک کے مانند ہے وہ (لکیر) اپنی سفیدی کے ساتھ اس جگہ کی سیاہیوں میں جگمگاتی ہے۔

کم ہی ایسے رنگ ہوں گے جس نے سفید دھاری کا کچھ حصہ نہ لیا ہو اور وہ ان رنگوں پر اپنی آب و تاب کی زیادتی، اپنے پیکر ریشمیں کی چمک دمک اور زیبائش کی وجہ سے چھائی ہوئی ہے۔ وہ ان بکھری ہوئی کلیوں کے مانند ہے کہ جنہیں نہ فصل بہار کی بارشوں نے پروان چڑھایا ہو اور نہ گرمیوں کے سورج نے پرورش کیا ہو وہ کبھی اپنے پروبال سے برہنہ اور اپنے رنگین لباس سے عریاں ہو جاتا ہے، اس کے بال و پر لگاتار جھڑتے ہیں اور پھر پے در پے اُگنے لگتے ہیں، وہ اس کے بازوؤں سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح ٹہنیوں سے پتے، یہاں تک کہ جھڑنے سے پہلے جو شکل و صورت تھی اسی کی طرف پلٹ آتا ہے اور اپنے پہلے رنگوں سے سرمودھر سے ادھر نہیں ہوتا اور نہ کوئی رنگ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ اختیار کرتا ہے۔ جب اس کے پروں کے ریشوں سے کسی ریشے کو تم غور سے دیکھو گے تو وہ تمہیں کبھی گلاب کے پھولوں جیسی سرخی اور کبھی زمرد جیسی سبزی اور کبھی سونے جیسی زردی کی (جھلکیاں) دکھائے گا۔

خَضْرَاءَ مُوشَاةٍ، وَمَخْرَجُ عُنُقِهِ كَالْبُرَيْقِ،  
وَمَعْرُزُهَا إِلَى حَيْثُ بَطْنُهُ كَصَبْغِ الْوَسْبَةِ  
الْيَمَانِيَّةِ، أَوْ كَحَرِيرَةٍ مُلْبَسَةٍ مِرَاةَ ذَاتِ  
صِقَالٍ، وَكَانَتْهُ مُتَلَفِّعٌ بِبِعْجَرِ اسْحَمٍ، إِلَّا  
أَنَّهُ يُخَيَّلُ لِكثْرَةِ مَائِهِ، وَشِدَّةِ بَرَيْقِهِ، أَنَّ  
الْخَضْرَاءَ النَّاضِرَةَ مُتَزَجَّةٌ بِهِ، وَمَعَ فَتْحِ  
سَبْعِهِ خَطُّ كَمُسْتَدَقِ الْقَلَمِ فِي لَوْنِ  
الْأَقْحَوَانِ، أَبْيَضُ يَبْقَى، فَهُوَ بَبْيَاضِهِ فِي  
سَوَادِ مَا هُنَالِكَ يَأْتِلِقُ.

وَقَلَّ صَبْغٌ إِلَّا وَقَدْ أَخَذَ مِنْهُ بِقِسْطٍ،  
وَعَلَاةٌ بِكثْرَةِ صِقَالِهِ وَبَرَيْقِهِ،  
وَبَصِيصٌ دَيْبَاجِهِ وَرَوْنِقِهِ، فَهُوَ  
كَالْزَاهِيرِ الْمُبْتُوثَةِ، لَمْ تُرَبِّهَا أَمْطَارُ  
رَبِيعٍ، وَلَا شُمُوسُ قَيْظٍ. وَقَدْ يَتَحَسَّرُ مِنْ  
رَيْشِهِ، وَ يَعْرَى مِنْ لِبَاسِهِ،  
فَيَسْقُطُ تَتْرَافِي، وَيَنْبُتُ تَبَاعًا، فَيَنْحَتُ  
مِنْ قَصَبِهِ انْحِتَاتٍ أَوْرَاقِ الْأَعْصَانِ،  
ثُمَّ يَتَلَا حَقٌّ نَائِمِيًا حَتَّى يَعُودَ كَهَيْئَتِهِ قَبْلَ  
سُقُوطِهِ، لَا يُخَالِفُ سَالِفَ الْوَانِهِ،  
وَلَا يَقَعُ لَوْنٌ فِي غَيْرِ مَكَانِهِ! وَإِذَا تَصَفَّحَتْ  
شَعْرَةٌ مِنْ شَعْرَاتِ قَصَبِهِ أَرْتَكَ حُمْرَةً  
وَرْدِيَّةً، وَ تَارَةً خَضْرَاءَ زَبْرَجْدِيَّةً،  
وَ أَحْيَانًا صَفْرَةً عَسْجَدِيَّةً.

(غور تو کرو کہ) ایک ایسی مخلوق کی صفوں تک فکروں کی گہرائیاں کیوں کر پہنچ سکتی ہیں؟ یا عقول کی طبع آزمائیاں کس طرح وہاں تک رسائی پاسکتی ہیں؟ یا بیان کرنے والوں کے کلمات کیونکر اس کے وصفوں کو ترتیب دے سکتے ہیں؟ کہ جس کے چھوٹے سے چھوٹے جز نے بھی واہموں کو سمجھنے سے عاجز اور زبانوں کو بیان کرنے سے در ماندہ کر دیا ہو۔

تو پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ایک ایسی مخلوق کی حالت بیان کرنے سے بھی عقول کو مغلوب کر رکھا ہے کہ جسے آنکھوں کے سامنے نمایاں کر دیا تھا اور ان (آنکھوں) نے اس کو ایک حد میں گھرا ہوا اور (اجزا) سے مرکب اور (مختلف رنگوں سے) رنگین صورت میں دیکھ بھی لیا اور جس نے زبانوں کو اس (مخلوق) کے وصفوں کا خلاصہ کرنے سے عاجز اور اس کی صفوں کے بیان کرنے سے در ماندہ کر دیا ہے۔

اور پاک ہے وہ خدا کہ جس نے چیونٹی اور چھرے سے لے کر ان سے بڑی مخلوق مچھلیوں اور ہاتھیوں تک کے پیروں کو مضبوط و مستحکم کیا ہے اور اپنی ذات پر لازم کر لیا ہے کہ کوئی پیکر کہ جس میں اس نے روح داخل کی ہے جنبش نہیں کھائے گا مگر یہ کہ موت کو اس کی وعدہ گاہ اور فنا کو اس کی حد آخر قرار دے گا۔

[اس خطبہ کا یہ حصہ جنت کے بیان میں ہے]

اگر تم دیدہ دل سے جنت کی ان کیفیتوں پر نظر کرو جو تم سے بیان کی جاتی ہیں تو تمہارا نفس دنیا میں پیش کی ہوئی عمدہ سے عمدہ خواہشوں اور لذتوں اور اس کے مناظر کی زیبائشوں سے نفرت کرنے لگے گا اور وہ ان درختوں کے پتوں کے کھڑکھڑانے کی آوازوں میں کہ جن کی جڑیں جنت کی نہروں کے کناروں پر منبک کے ٹیلوں میں ڈوبی ہوئی ہیں کھو جائے گا اور ان کی بڑی اور چھوٹی ٹہنیوں میں تروتازہ موتیوں کے

فَكَيْفَ تَصِلُ إِلَى صِفَةِ هَذَا عَمَّا تُقِي  
الْفِطْنِ، أَوْ تَبْلُغُهُ قَرَأَيْحِ الْعُقُولِ،  
أَوْ تَسْتَنْظِمُ وَصْفَهُ أَقْوَالِ  
الْوَاصِفِينَ! وَ أَقْلُ أَجْرَ آيَةٍ  
قَدْ أَعْجَزَ الْأَوْهَامَ أَنْ تُدْرِكَهُ،  
وَالْأَلْسِنَةَ أَنْ تَصِفَهُ!.

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِهِرَ الْعُقُولِ  
عَنْ وَصْفِ خَلْقٍ جَلَّاهُ لِلْعُيُونِ،  
فَأَدْرَكَتْهُ مَحْدُودًا مُكُونًا، وَ مَوْلَفًا مُكُونًا،  
وَ أَعْجَزَ الْأَلْسُنَ عَنْ تَلْخِيصِ  
صِفَتِهِ، وَ قَعَدَ بِهَا عَنْ تَأْدِيَةِ  
نَعْتِهِ!.

وَ سُبْحَانَ مَنْ أَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَ  
الْهَمَجَةَ إِلَى مَا فَوْقَهُمَا مِنْ خَلْقِ الْحَيَاتَانِ وَ  
الْفَيْلَةِ! وَ وَايَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَضْطَرِبَ  
شَبْحٌ مِمَّا أَوْلَجَ فِيهِ الرُّوحَ، إِلَّا وَ جَعَلَ  
الْحِمَامَ مَوْعِدَةً، وَ الْفَنَاءَ غَايَتَهُ.

[مِنْهَا: فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ]

فَلَوْ رَمَيْتَ بِبَصْرِ قَلْبِكَ نَحْوَ مَا يُوصَفُ لَكَ  
مِنْهَا لَعَرَفْتَ نَفْسَكَ عَنْ بَدَائِحِ مَا أُخْرِجَ  
إِلَى الدُّنْيَا مِنْ شَهَوَاتِهَا وَ لَذَائِهَا، وَ  
زَخَارِفِ مَنَاطِرِهَا، وَ لَدَهَلَتْ بِالْفِكْرِ فِي  
اصْطِفَاقِ أَشْجَارٍ عُيِبَتْ عُرُوقُهَا فِي كُنْبَانِ  
السِّنِّ عَلَى سَوَاحِلِ أَنْهَارِهَا، وَ فِي تَعْلِيْقِ

گچھوں کے لٹکنے اور سبز پتیوں کے غلافوں میں مختلف قسم کے پھلوں کے نکلنے کے (نظاروں) میں محو ہو جائے گا۔ ایسے پھل کہ جو بغیر کسی زحمت کے چنے جاسکتے ہیں اور چننے والے کی خواہش کے مطابق آگے بڑھ آتے ہیں۔ وہاں کے بلند ایوانوں کے صحنوں میں اترنے والے مہمانوں کے گرد پاک و صاف شہد اور صاف ستھری شراب (کے جام) گردش میں لائے جائیں گے۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ کی بخشش و عنایت ہمیشہ ان کے شامل حال رہی یہاں تک کہ وہ اپنی جائے قیام میں اتر پڑے اور سفروں کی نقل و حرکت سے آسودہ ہو گئے۔

اے سننے والے! اگر تو ان دلکش مناظر تک پہنچنے کیلئے اپنے نفس کو متوجہ کرے جو تیری طرف ایک دم آنے والے ہیں تو اس کے اشتیاق میں تیری جان ہی نکل جائے گی اور اسے جلد سے جلد پالینے کیلئے میری اس مجلس سے اٹھ کر قبروں میں رہنے والوں کی ہمسائیگی اختیار کرنے کیلئے آمادہ ہو جائے گا۔ اللہ سبحانہ اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے کہ جو نیک بندوں کی منزل تک پہنچنے کی (سرتوڑ) کوشش کرتے ہیں۔

[سید رضی اس خطبہ کے بعض مشکل الفاظ کی توضیح و تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:]

آپ کے ارشاد «وَيُؤَرُّ بِمَلَاقِحَةٍ» میں لفظ «أُرِّ» سے مباشرت کی طرف کنایہ ہے۔ یوں کہا جاتا ہے کہ «أُرِّ الْمَرْأَةِ يُؤَرُّهَا» یعنی اس نے عورت سے مباشرت کی۔

اور آپ کے اس ارشاد «كَأَنَّهُ قَلْعٌ دَارِيٌّ عَنَجَهُ نُؤَيْبَةُ» میں «قلع» کے معنی کشتی کے بادبان کے ہیں اور لفظ «داری» دارین کی طرف منسوب ہے اور «دارین» سمندر کے کنارے ایک شہر کا نام ہے کہ جہاں سے خوشبودار چیزیں لائی جاتی ہیں اور «عنجہ» کے معنی ہیں اس کو موڑا اور استعمال

كَبَائِسِ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ فِي عَسَالِيحِهَا وَ  
أَفْنَانِهَا، وَ طُلُوعِ تِلْكَ الثَّمَارِ مُخْتَلِفَةً فِي  
غُلْفِ أَكْمَامِهَا، تُجْنَى مِنْ غَيْرِ تَكْلِيفٍ فَتَأْتِي  
عَلَى مُنْيَةِ مُجْتَنِبِيهَا، وَيَطَافُ عَلَى نُزَالِهَا فِي  
أَفْيِيَةِ قُصُورِهَا بِالْأَعْسَالِ الْمَصْفَقَةِ، وَ  
الْخُبُورِ الْمُرَوَّقَةِ. قَوْمٌ لَمْ تَزَلِ الْكِرَامَةُ  
تَتَمَادَى بِهِمْ حَتَّى حَلُّوْا دَارَ الْقَرَارِ، وَآمَنُوا  
نُقْلَةَ الْأَسْفَارِ.

فَلَوْ شَغَلَتْ قَلْبَكَ أَيُّهَا الْمُسْتَبْعُ  
بِالْوُصُولِ إِلَى مَا يَهْجُمُ عَلَيْكَ مِنْ تِلْكَ  
الْمَنَاطِرِ الْمُؤَنِقَةِ، لَرَهَقَتْ نَفْسُكَ شَوْقًا  
إِلَيْهَا، وَ لَتَحَمَلْتِ مِنْ مَجْلِسِي هَذَا إِلَى  
مُجَاوِرَةِ أَهْلِ الْقُبُورِ اسْتِعْجَالًا بِهَا. جَعَلْنَا  
اللَّهُ وَآيَاكُمْ مِّنْ يَّسْعَى بِقَلْبِهِ إِلَى مَنَازِلِ  
الْأَبْرَارِ بِرَحْمَتِهِ.

[تَفْسِيرُ بَعْضِ مَا فِي هَذِهِ الْخُطْبَةِ مِنْ  
الْعَرَبِيِّ]

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «وَيُؤَرُّ بِمَلَاقِحَةٍ»  
الْأُرِّ: كِنَايَةٌ عَنِ النِّكَاحِ، يُقَالُ: أُرِّ الْمَرْأَةُ  
يُؤَرُّهَا، إِذَا نَكَحَهَا.

وَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «كَأَنَّهُ قَلْعٌ دَارِيٌّ  
عَنَجَهُ نُؤَيْبَةُ» الْقَلْعُ: شِرَاعُ السَّفِينَةِ، وَ  
دَارِيٌّ: مَنْسُوبٌ إِلَى دَارِيْنَ، وَ هُوَ  
بَلَدٌ عَلَى الْبَحْرِ يُجَلَّبُ مِنْهَا الطَّيِّبُ.

یوں ہوتا ہے: «عَنْجُثُ النَّاقَةِ» (عنجت بروزن نصرت) یعنی میں نے اونٹنی کے رخ کو موڑا اور «أَعْنَجُهَا عَنجًا» اس وقت کہو گے کہ جب تم اس کے رخ کو موڑو گے اور "نوتی" کے معنی ملاح کے ہیں۔

اور آپ کے ارشاد «صَفَّتِي جُفُونِهِ» سے مراد مور کی پلکوں کے دونوں کنارے ہیں اور یوں "ضفتان" کے معنی دو کناروں کے ہوتے ہیں۔

اور آپ کے قول «وَفَلَدَ الرَّبْرَجِدِ» میں "فلذہ" فلذہ کی جمع ہے جس کے معنی بکڑے کے ہیں۔

اور آپ کے قول «كَبَائِسِ اللَّوْلُوِ الرَّطْبِ فِي عَسَائِلِيْجِهَا» میں "کبائس" کبائسہ کی جمع ہے جس کے معنی کھجور کے خوشے کے ہیں اور "عسالیج" عسلوج کی جمع ہے جس کے معنی ٹہنی کے ہیں۔

--☆☆--

وَ عَنبَجَهُ: آتَى عَطْفَهُ. يُقَالُ: عَنَجْتُ النَّاقَةَ كَنَصَرْتُ أَعْنَجُهَا عَنجًا إِذَا عَطَفْتَهَا. وَ التُّوتِي: الْمَلَّاحُ.

وَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «صَفَّتِي جُفُونِهِ» أَرَادَ جَانِبِي جُفُونِهِ. وَ الصَّفَّتَابِ: الْجَانِبَابِ.

وَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «وَفَلَدَ الرَّبْرَجِدِ» الْفَلْدُ: جَمْعُ فَلْدَةٍ، وَ هِيَ الْقِطْعَةُ.

وَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «كَبَائِسِ اللَّوْلُوِ الرَّطْبِ فِي عَسَائِلِيْجِهَا» الْكَبَائِسَةُ: الْجُدْفُ. وَ الْعَسَائِلِيْجُ: الْغُصُونُ، وَ أَحَدُهَا عَسْلُوْجٌ.

-----☆☆-----

ط "موز" ایک خوبصورت دلکش اور انتہائی چوکنا رہنے والا پرندہ ہے جو برما، جاوا، ہندو پاکستان اور مشرقی ایشیا کے ممالک میں پایا جاتا ہے اس کے پروں کی رنگینی، دم کا پھیلاؤ اور قوس انتہائی جاذب نظر ہوتا ہے۔ جب یہ اپنی دم کو جو ۱۵۵ انچ سے ۷۲ انچ تک لمبی ہوتی ہے پھیلا کر چکر کاٹتا ہے تو نظروں میں مختلف رنگوں کی دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ جس طرح خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے اور بہار میں اُگتے ہیں، اسی طرح اس کے پر خزاں میں جھڑ جاتے ہیں اور بہار میں دوبارہ اُگ آتے ہیں۔ بہار کا موسم اس کے حسن کے نکھار کا زمانہ ہوتا ہے۔ اسی موسم میں جوڑ کھاتا ہے۔ مورنی تین سال کی عمر سے انڈے دینے لگتی ہے اور اس کی اوسط عمر پینتیس برس ہوتی ہے۔ ایک سال میں کم و بیش بارہ انڈے دیتی اور ایک مہینہ تک انہیں سیتی ہے۔ مور اکثر انڈوں کو توڑ دیتا ہے۔ اس لئے اس کے انڈے مرغی کے بیچے بھی بٹھا دیئے جاتے ہیں، مگر مرغی کے سینے سے بچوں کی خوبصورتی اور جسمانی ہیئت میں فرق آ جاتا ہے۔ مور اپنی دلکشی و خوبصورتی کے باوجود منوس تصور ہوتا ہے اور گھروں میں رکھنا برا سمجھا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆